اسلامی ورثہ اور جدید ترقی کی مثالی مملکت

سعودی عرب کے قومی دن پر میاں نعیم الرحمٰن طاہر کی خصوصی تحریر

23 ستمبر ایسی درخشندہ یاد ہے جس نے عربوں اور مسلم امہ کی تاریخ کو دور جدید کی تاریخ میں سنہرے حروف میں رقم کیا ہے۔ عرب دنیا کے سب سے بڑے ملک سعودی عرب کے قومی دن پر سب سے پہلے ۱۳۵۱ھ ۱۹۳۲ء میں مرحوم و مغفور شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن السعود کی جانب سے 87 ہزار مربع میل پر پھیلے ہوئے اس خطے میں جو کہ براعظم ایشیا کا حصہ اور بیک وقت ایشیا، یورپ اور افریقہ کے سنگم پر واقعہ ہے۔ اسلامی ورثے اور جدید ترقی کی مثالی مملکت کے قیام اور اتحاد کا تصور آتا ہے۔ انہوں نے ایک ایسی تعمیر کی ہے جس نے قرآن وسنت سے رہنمائی حاصل کر کے ملک کو استحکام، خوشحالی، تحفظ، امن وامان اور پائیدار مسلم معاشرہ کے ساتھ اقوام عالم میں سعودی عرب کو عزت و وقار سے روشناس کروایا۔ اب یہ اسلام اور مسلمانوں کا قلعہ ہے جس کی مقدس سرزمین پر قبلہ اور حرمین شریفین موجود ہیں۔ سعودی حکمرانوں کے اخلاص کی بدولت ملک میں قانون الٰہی کی عملداری اور امن و سکون کا دور دورہ ہے۔ اور اس کے باسی اپنی قابل فخر قیادت سے محبت اور وفاداری کے باعث خوشحال اور پرمسرت زندگی گزار رہے ہیں۔

حکومت نے عوام کو اسلامی، جدید علوم، خدمات اور مختلف شعبوں میں بے شمار مواقع فراہم کئے ہیں۔ خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز تعلیم، عمرانیات، پیداوار، جدید ٹیکنالوجی، صحت عامہ کے شعبوں پر خصوصی توجہ دیتے ہیں۔ ملک بھر میں یونیورسٹیاں، سکول، ثقافتی و تخصیصی ادارے موجود ہیں جن میں سعودی عوام کی سائنسی ترقی سعودی عرب کے تابناک مستقبل کا پیغام دیتی ہے۔ خادم حرمین شریفین نے حجاج وزائرین کرام کی سہولت اور پرسکون ماحول میں مذہبی فرائض کی ادائیگی کیلئے جو انتظامات کئے ہیں وہ زبان زد عام ہیں اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ مرحوم شاہ عبدالعزیز کا بنیادی فلسفہ اسلام کی خدمت اور حرمین شریفین کی دیکھ بھال تھا۔ ایک اندازے کے مطابق خادم حرمین شریفین نے حرم شریف کے توسیعی منصوبے پر جو کہ دنیا بھر میں اپنی نوعیت کا منفرد منصوبہ ہے۔ مسجد نبوی شریف و مسجد حرام اور ملحقہ تعمیر پر 30,852,000,000 ڈالر سے زائد خرچ کئے ہیں۔ اور یہ تاریخ کی سب سے بڑی توسیع ہے۔ جس سے حرم شریف میں ڈیڑھ ملین سے زائد نمازیوں کی گنجائش ہے۔ جبکہ حرم نبوی شریف میں ایک ملین نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اور یہ تعداد ریکارڈ تعداد ہے۔ سعودیہ میں اسلامی تعلیمات کے احیاء اور قرآن مجید کے ابدی پیغام کو عام کرنے کیلئے خادم حرمین نے شاہ فہد کمپلیکس مدینہ منورہ میں قائم کر رکھا ہے۔ جس کی کارکردگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ پندرہ سالوں میں اب تک ایک سو چودہ ملین (چودہ کروڑ دس لاکھ) قرآن مجید کے نسخے شائع کر کے دنیا بھر میں مفت تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ قرآن کریم کے مختلف اجزاء، تراجم، آڈیو، ویڈیو کی شکل میں، قرآن کریم، سیرت النبیؐ اور سنت رسولؐ پر لاکھوں کتب چھپوائی گئی ہیں۔ اور دنیا کی تمام قابل ذکر زبانوں میں جنکی تعداد تیس سے زیادہ ہے، قرآن مجید کے تراجم کر دیئے گئے ہیں۔ سعودی عرب میں ترقی وخوشحالی کے علاوہ سعودی حکمرانوں نے ہمیشہ مسلمانوں کے مفادات کو مقدم جانا اور انہیں اپنے اہداف میں شامل رکھا۔ جو اپنی آمدنی کا ایک بڑا حصہ مالی امداد کی شکل میں فراہم کر رہے ہیں۔ وہ مسلمان افغانستان میں ہوں، فلسطین میں، بوسنیا میں یا دنیا کے کسی بھی گوشے میں بوسنیا کیلئے خادم حرمین نے ریاض کے گورنر کی سربراہی میں ایک خصوصی مہم چلائی۔ سب سے پہلے پچاس ملین ریال خود دیئے۔ جبکہ وہ اس سے پہلے 23,62,50,000 ریال سے زیادہ امداد دے چکے تھے۔ قحط اور قدرتی آفات سے متاثر ملکوں کو مالی امداد فراہم کیجا رہی ہے سعودی حکومت نے اپنے دیرینہ دوست پاکستان کو مختلف منصوبوں کیلئے سعودی ترقیاتی فنڈ سے کروڑوں ڈالرز کے قرضے دیئے ہوئے ہیں۔ جن سے پاور سٹیشن کا قیام، پانی کے ڈیم، خشکی کے راستے بنانے، آبپاشی و نکاسی کے منصوبے شامل ہیں۔ سعودی پرائیویٹ سیکٹر نے بلوچستان میں ''حب'' کے نام سے ڈیم بنانے کیلئے ایک ہزار سے زائد ملین کی مدد فراہم کی تھی۔ گذشتہ سولہ سالوں میں مسلم ممالک کو دی جانے والی امداد 80,000 ملین ڈالر یعنی 288750 بلین ریال سے زائد ہے۔ جس سے 35 مسلمان ملکوں میں ترقیاتی منصوبے جاری ہیں۔

سعودی عرب نے ہمیشہ اسلامی مؤقف کی حمایت کی اور دنیا میں عدل و انصاف کے فروغ

کیلئے کام کیا۔ افغانستان میں جب روس نے چڑھائی کی تو سب سے پہلے سعودیہ نے اپنی خدمات پیش کیں۔ جب روس کے انخلاء کے بعد جہاد افغانستان کے ثمرات حاصل کرنے کیلئے افغان لیڈر ایک متفقہ فارمولے پر اکٹھے نہ ہو سکے تو خادم حرمین نے ذاتی کوششوں سے اعلان پشاور پر دستخط کروائے اور افغان عبوری حکومت کو سب سے پہلے تسلیم کیا۔ یہ افغانیوں کی بدقسمتی ہے کہ افغانستان میں امن و اتحاد نہ ہو سکا۔ سعودی عرب اقوام متحدہ، اسلامی کانفرنس تنظیم، غیر وابستہ تحریک اور خلیج کونسل میں عالمی امن و استحکام، دہشت گردی کا خاتمہ اور خوشحالی کے لئے نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ خلیجی جنگ میں جسطرح پاکستان نے اصولی مؤقف اختیار کرتے ہوئے کویت پر عراقی جارحیت کی مذمت کی ایسے ہی سعودی حکومت مقبوضہ کشمیر پر بھارتی تسلط کی مذمت کرتی ہے۔ دن رات حرمین شریفین میں لاکھوں مسلمانوں کے ہاتھ کشمیریوں کی آزادی کیلئے اٹھے رہتے ہیں۔ سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان اخوت و مروت کے جذبہ صادق سے سرشار بہت اچھے تعلقات ہیں۔ دونوں ملک امت مسلمہ کی فلاح و بہبود، ترقی و خوشحالی، اتحاد و اتفاق اور معاشی استحکام کیلئے اکٹھے کام کر رہے ہیں۔ جس کی مثال سعودی عرب نے پاکستان کے ایٹمی قوت بن جانے پر بھی دی۔ سعودی وزیر دفاع اور دوم وزیر اعظم پرنس سلطان بن عبدالعزیز نے پاکستان کا دورہ کیا۔ پاکستانی وزیر اعظم میاں نواز شریف کے ہمراہ ایٹمی تنصیبات کا دورہ کرنے کے بعد انہوں نے اقتصادی ترقی اور معاشی بحالی کیلئے ایک پیکج کا اعلان کیا جس میں طویل المدت معاہدے اور مفت تیل کی فراہمی بھی تھی۔

سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود کی خصوصی دلچسپی سے مسئلہ فلسطین عالمی برادری میں اس وقت اہمیت اختیار کر گیا جب انہوں نے امریکہ کی اسرائیل سرپرستی کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا اور یہ کہہ کر کہ ''امریکہ کو پٹرول پھر پٹرول اور اسرائیل کی سلامتی عزیز ہے۔ عربوں کو شاہ عبدالعزیز مرحوم کی یاد دلا دی جنہوں نے 1948 میں امریکی صدر ہیری پرومین کے خط کے جواب میں اسرائیل کے فلسطین پر قبضے کی پرزور مذمت کی بلکہ انہوں نے کہا کہ مجھے تیل کے کنوئیں اپنی جان اولاد اور امت مسلمہ سے زیادہ عزیز نہیں ہیں۔

شاہ ثانی شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے اپنا دورہ واشنگٹن بھی منسوخ کر دیا جس کیوجہ سے امریکی قیادت اور وائٹ ہاؤس میں مایوسی پھیل گئی اور امریکی انتظامیہ کو اپنے فلسطین مؤقف پر نظر ثانی کرنا پڑی۔

سعودی ولی عہد کے جرات مندانہ موقف کی وجہ سے عالم اسلام میں ان کو ایک اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ سعودی عرب کی وزارت حج نے دنیا بھر سے آنے والے زائرین کیلئے انتظامات کو بہتر بنانے اور مسلمانوں کو زیادہ سہولتیں دینے کیلئے امسال نئی عمرہ پالیسی متعارف کروائی ہے جس کا مقصد زائرین کو پریشان کرنا ہرگز نہیں تاہم ایک نئے نظام کو نافذ کرتے ہوئے مشکلات کا سامنا ضرور ہے لیکن سعودی حکومت کی عمرہ پالیسی زائرین اور سعودی حکومت دونوں کے لئے یکساں مفاد میں ہے۔

بہر حال موجودہ آل سعود خاندان اپنی وجاہت، علم و اسلام دوستی، اسلامی تعلیمات پر پوری طرح عمل درآمد، ملک میں نفاذ قرآن و سنت اور ایک مستحکم اسلامی معاشرہ کے قیام کے ساتھ ساتھ شرک و بدعات اور جاہلی رسم و رواج کے خاتمہ کیلئے تاریخی خدمات کا حامل رہا ہے۔ سعود بن محمد سے لیکر شاہ فہد بن عبدالعزیز تک اس عظیم خاندان نے سعودی عرب کو ایک مکمل فلاحی اسلامی مملکت بنانے میں نہ صرف عظیم قربانیاں دی ہیں بلکہ ایک طویل جدو جہد کے ذریعہ سے اسلامی معاشرہ قائم کر دیا ہے۔ اسلامی معاشرے میں ایک دوسرے کا احترام، جان و مال کا تحفظ، عزت و آبرو کا تحفظ، امن و امان کی شاندار مثال سعودی عرب میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کیلئے ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔

بقیہ:- قرآن کمپلیکس

کر اعراب وغیرہ کی درستگی کا کام ہے۔ قرآن حکیم کی خوبصورت طباعت کے ساتھ ساتھ شاہ فہد کمپلیکس میں مستقل طور پر قرآن مجید کے ترجمے کا شعبہ بھی قائم کیا گیا ہے۔ اس شعبہ کے تحت قرآن مجید کا ان زبانوں میں ترجمہ کر کے شائع کرنے کا اہتمام ہے۔ جو موجودہ دور میں مسلمانوں میں عام طور پر لکھی، پڑھی اور بولی جاتی ہیں۔ اب تک جن زبانوں میں قرآن حکیم کے تراجم ہوئے ہیں۔ اور شائع ہو کر لوگوں تک پہنچے ہیں اس کی تفصیل یہ ہے:

اردو، صومالی، براہوی، ایغوری، ترکی، ہوسا، قازقی (سیریلی رسم الخط میں) بوسنوی، چینی، البانی، پشتو، بنگالی، (قازقی عربی رسم الخط میں)، انگریزی، فرانسیسی، تامل، انڈونیشی، ازبکی (عربی رسم الخط میں)، ازبکی (سریلیلی رسم الخط میں) رومانی، جرمنی، بلغاری، تھائی، گجراتی، برمی، جاپانی، کوریائی، پرتغالی، سواحلی، اور ترکمانی۔

بلا شبہ خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز حفظہ اللہ نے قرآن حکیم کی نشر و اشاعت میں مثالی خدمات سرانجام دی ہیں۔ اس کی نظیر لانا محال ہے۔ اللہ تعالیٰ خادم حرمین شریفین اور سعودی حکومت کی حسنات کو قبول فرماتے ہوئے انہیں اجر عظیم سے نوازے۔ آمین۔

دعائے صحت کی اپیل

جماعت کے نامور مصنف، مستند مورخ

حضرت مولانا **محمد اسحاق بھٹی**

کا گزشتہ دنوں ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے

قارئین ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

ادارہ ترجمان الحدیث